

ہمارا بھی کیا خوب زمانہ تھا

کیا چھوٹا سا لفظ لیکن ایک دنیا اپنے میں سہتے ہوئے زندگی کا ہر کہ ہر بل جو گزر جاتا ہے ماضی کے کرتے ہیں جزا چلا جاتا ہے اور دلوں سے ساری میں بدل کر زمانے کا روپ دھار لیتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ جس ماحول میں ہم جی رہے ہوتے ہیں اس سے عمیر عالم میں بہت ہیں اور شاکہ ہیں۔ این جب ہی آج گزری ہوئے کل ہی بدل جاتا ہے تو عزیز بن جاتا ہے تا ہوا ایک دوچے اور حالات ہوں جوڈیشیوں نے خطاب اور وز کرنے کی حالت میں رہنے کو اپنے پانی سے اس کمی کو پورا کرتے ہیں۔ یوں میں ماضی سے رشتہ توانا آسان میں ہوتا ہے ہو نے وزن کے لیے بیشترین جربات ہی کا مستقل کی طرف نان کرتے ہیں۔ اگری میں ہوتا ہے کہ (کے ہوائے دل ، دماغ کی دینے کا مقابلہ کر کے منی آرمانی اس جرم کی ہے اے بات کر نانی کی طرف دیکھنا پڑتا ہے اس کا نام زندگی ہے جو حال کی پیش اور ماضی کی بندی چھاؤں میں گزرتی چلی جاتی ہے۔

جہ یہ ہے کہ کہ رات پر بات انہاں لیکن یہ سے ایک حقیقت ہے کہ آنے والے کل کے لئے گندے پینے وقت سے ہی روشنی اپنی پرانی ہے (زندگی میں ایک رات اسے نہیں آیا ہے جب اسکی ذمہ داریاں ختم ہو جاتی ہیں کا بادست جائے ہیں اسوقت اپنے اطراف کا انزو اپنے کے لئے وقت ہی وقت ہوتا ہے فرصت کے ان اوقات میں جب انسان اپنے مال کا والی حوالے سے کرتا ہے کہ دو یا حسین درمانی دیا ہے اسکے ؟ لگنے لگتی ہے اور گزرتے ہوئے زمانے کی یادیں ؟ ؟ بن جاتی ہیں اور ہر ؟ ؟ کہتا ہے کیا خوب ہمارا بہ زمانہ تھا۔ کچھ یہی ؟ اب ہماری بھی ہے۔

اب دیکھیے نا ؟ داستان کے تیز با نام بڑے شہروں میں ہم رہ چکے نہیں کچھ وقت جند بیرون ممالک میں انکا ہیں گی۔ اسے ایک تھا۔ مراد آباد کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔ اس جاتی ہوں کہ یہ جگر اور قاضی اور انتظار کا اتی ہے۔ یہاں کے برت سائیں دنیا کی آج کا رکر دیں پھرین گرے ریاہ کے لئے اس شہر میں کوئی کشش ال مراد آزاد اب کرنا یا تیرو جب ہم کا شہر ہے ان پر ہی کے کفر ہے کہ میری ختم ہوتی ہے میری خواندگی کا حسین ترین دیا۔ یہاں گئے اسے دیکھتے ہیں کہ اگی ہوں نہ میری کمزوری ہے کہ مراد آباد کا نام آئے ہی ہیں ان ہو نے پی چلی جاتی ہوں میں کوشش کرو گی کہ کم از کم آج ایسا نہ ہیں کہ اس رہنے کے آپ کے اس یہ تو سرکاری میں آپ تھا کر سا خاکہ پیش کروں

اس زمانے میں کود ہیں کا امام است نامی استا مدل پاس سے کر لی از جب بڑی بات ہوگئی اس زمانے جن مینی کلاس مدل کہلاتی تے سے علامہ تان کرکاری بتا تا اخبار میں سجدہ شائع ہوتا تھا۔ کر دن بڑی بوزانیوں کی محبت نصیب ہوئی انہوں نے تو انکل کی شکل میں بیاد کی تھی لیکن خاندان میں آکسی مے اور مشورے سے بنا کسی کام آئے۔ برستا تھا۔ انکار کی دکھا کے ایسے ناکرتے نے برائے سے ہی انکا یہ مان۔ کرنے کے باری رہا نے ان خواتین کا لباسی جو دیدار با جانے لے کر تھا پران کر کے دینے کے کے نوجون ترکان نیریاں شرار را خوار ہی میں اپنی میں انہیں میں ترسید و خواتین اچھے جو دیداری میں لگی ہیں۔ و و برمی اور شاہجہاں دوسی میں ہیں لباس اور سود کھا جاتا تا ساری پنہائے بے آئے نے کیے گرانوں ہے۔ یک ساری کار آج بالا تا نگران میں لگے انگاں عرصہ الٹا نے اور اس کے یار کر بالوں کی صحبت کا اقراری ہے سے رہ سکول کی سیر پر ہر حال کے نام دیا کہ بڑی ہونے میوں کا مزیدار کی دن جدید نہیں میں آجائیں۔

ہمارے زمانے میں generation gap ؟ ؟ سے باہر نہیں آیا تھا۔ بیتا جوانوں اور بوڑھوں کی طرح اس زمانے میں ایک دوسرے سے متاف کرتی ہوگی ایک ایس کے تعلقات میں اس سے رشتہ ہیں پرانا تھا بلکہ صلاح و مشورے اور ایک دوسرے کے نکتہ نظر کے سامنے رکھ کر اختلافات کی یکسری کی جانی اتھی گھر کے جھگڑے گھر کے اور وہی لے پانے نمبر گریز کرنے کے برے او جوان شروع بوزاروں کے اور جوں کی اساری شراب کیل کرد رنگی فرمانی الہی بزرگوں کے در نام منی میں سزائیں سی ایس کے متلاق بنادیا۔ یہ بزرگ پیالے کے کرنے دیا۔ استعمال کرتے کہ سانہ بھی مر جاتا اور اس کی سلامت رتی بکلام اک نماز اور دین کی باتیں ہم ایسی نہ حاصل کرتے اخلاقی قیام کے لئے تقریر بازی نیا دتی تے بلکہ شرارتوں کی روک تھام کے لئے صحیح اور تاللا کی تمہر پیدا کرنے کے لئے خالد کام لیا جاتا تھا۔ اے اور سکول کا خون دل میں شمار بہترین مرتبہ ر ہی ہو تا جب ہم ہزاراں پر لگے ہوتے جاوے چین میں لڑکر ان کی اہم منزل سے سو کر اپنی سکول تک پہنچ چکی تھی چائے خاندان کے زیادہ تر مود ملنگ کے نیلم یافتہ نے لگی رشتی مالی کرنے جہاں اور آزاد خیالی سے تعبیر کیا جاتا تھا اس کے باوجود سات سال کی اکرے اے ان کی جائے کا روال بی جواب ستاتا۔ چاہے جاتے ہیں زیادہ تر گھرانے کو دور و نزدیک کے کسی نہ کسی رشتہ میں ہم ہی ؟ (last line

(page 3 ,unclear

دیتے تھے چنانچہ ہم بات اسی قسم کی رات کا چار کو یہاں کو سنتا ہے دوست اے پر ایوری دارم کار کے براسانی نہیں انسانی جس کے لئے مہر کر کسی کے نے باد برگ نالہ پر ہے ان کے کیا۔ ان کی بری جگہ استعمال کرتے ترین اور ان کی وقت سے ہی الگ ہیں۔ یہاں پڑھانی میں کرد، خواروں میں مری ہونے کی۔ کیا گیا کہ وہ جنگ میں ترک کر دیا جائے اس فراہم کر کے کو امت میں

گزار سکول بنا رہے گے۔ اب بے آگری کالم ہے۔ انکل کا یہ رسالہ ہر طرح سے یادگار بتا رہا اور آج کے میں میں ہوں اس اندلی کے استادوں کا جدائی ہے علی زندگی کسے کے لیے اس میں کہ ان کی ضرورت ہے اس میں اپنے کو ایسی بے زاری میں کیا ہے رہے جہاں میں نے کیا یا گرمی تم سورج کی کر یا باعری ہی تھی اس بات پر خاص توجہ دی پانی کا کوئی کام خلاف شرح ہے۔ شادی بیان ایسی ہیں میں آنے کے باہر شادی کرنے گراتے تھے کہ کیا دارم کے لوگوں سے سابقہ بڑھانے خاندان سے باہری دیے کی خالی نایم کر زمیں میرے والا ہے وہیل کی اموات کو عزیزاں نے بڑی لے نے کی تھی لیکن تبدیلی سب جی نے ابا کے راستے پر بار کر دیا۔ چارے زما نہیں کہ میں ان کی کیا اور سوپرے کے تیل میں دینی اور گھوڑے جوڑے جیسی اصطلاحوں کو نی و انز مقالہ تجھی سہل میں کرتے لوگ وہاں اسے والے ہیں اور چوستے ہیں ابھانہ کرنے لگتے ہیں۔ لڑکی دیکھنے یا دکھانا ہے بے لیا جاتا تھا۔ ایک پیس کر مرے ہوگی کہ لڑکوں کے شادی سے پا۔ بول پہنے کی اجازت نہیں جاتی تھی چاہیے۔ کوئی موقع نہ ملی کہ کہ مجھے سانچے جاتے وقت اور اسکے دوران کئی سنگار کی چیز استعمال آپ کی جاتی بلکہ جمعہ یہاں تک تار دیتے ہے۔ خبروں کی شادیوں میں لڑکیوں کے جانے کا کوئی سوال ہی۔ کیا خاندان کی شادیوں میں کم سے کم زویا را بیوشیم؟ اکیوں کروائی نہیں مار کر نکلے، ان سنایا جابا کرتی؟؟؟ کی کوئی الگ (page 4 ، last 2 lines unclear)

اب یہ باندیاں ختم کرنی جا رہی ہے۔ ورنہ ناز سہ تا شادی کے دن میں نہیں کیا جاتا تھا ہاتھ بیروں میں مندی ضر در گاٹی جاتی گھروں بھی اس اختیارا ہے کہ رنگ گہرا ہونے پائے۔ اس لئے جب لڑکی کی شادی سے ہوتی با شادی کی عمر کو ہر بن جاتی تو سر دل کیا جاتا لڑکی کے ہاتھ اک سیاہ کر رہی ہو اجناب سید بھی مہندی تھی کا تھی ہانے بہانے کرنا ہوتا تھا کرتے ہیں اردو نہیں کا شادی کا جوزہ ایہاں کے لیے تو بالکل تو یہ ہی علوم میں انا اسراں میں سے بتا دین حوالی کا جسکو عمدہ انار میں حمد راکتے ہیں اس کے تیجی ہیں لگائی جاتی تھی بلکہ ہاتھ سے پہاڑ کر کیا جاتا تھا نہ قیامت مو نزاکت لب اول ہول سا لباس جوانا تا سرنا نول کا پی او بہا دیر سے اللہ اسے اپنی حیثیت کے مطابق باری در برا انا سایا جاتا تھا بیواؤں کا ہے اور ہاں ہیں لاکھ کی لینے کی بات بات جو زیاں۔ ہوتا تھا دو ہیں۔ کا ایک مگر اب اس میں بھی کرے لکڑی ہیں یہ دو این است پیاری لگتی کہ کیا بتاؤں کتنی ہی دونوں کے چہرے آج بھی انکھوں میں ایسے میں سارا کا سنگھار دوسرے دن کرتا اس دن رنگ اور اپ کا نکھار کی اور ہی کرتا دریا کے کپڑے کال کر سسرال ہی جاتے لیکن ان کپڑوں کی سلان کی بات دوزت سے پیدا کی جاتی تھی بلکہ استور کہ دھان در زعی خود کرے لیکر دولہا کے گھر جانا تھا اور وہیں سے کپڑوں کی سلائی انعام کے طور پر وصول کرتا تھا۔ دو نیا والوں کردی جو مانگ دنیا سر تا آتا۔ دو مہاکی سیروانی ایک داریں ہوتی تھی بلکہ اب ہی صوفیانہ رنگ کی ہوتی کہیں کہیں یہ دستور تھا کہ احمد نوشتہ کی سفید شروانی کے کالرا۔ انہیں کے لئے الگ سے کا۔ چوت کا کام محل پر جا کر گار امیوں پر ناک دیے کہ شادی کے بعد کال دینے سے سیروان قابل استعمال میں جاتی تھی۔

میں یہ ایکر بتا چکی ہوں کہ لین دین کسی جانور کا نام ہے اتر پردیش کے لوگ جانتے ہیں نہ آپ اس لئے شادی سے پہلے صرف طور پر بات چیت ہوتی تھی اسی بات کرنا کا رہ جاتا تھا کڑا کے کی ذاتی اور نی سے میر کی ادائیگی ممکن ہو سکے لڑکے کی انقلاب سے مہر زیادہ ہو۔ لڑکی والے جہیز تو ضرور دیتے سے لیکن اسکی؟ کرنے کا دستور نہیں؟ کی فہرست لڑکے کے حوالے کر دی جاتی تھی اللہ لڑکے والوں کی کوشش یہ کے اپنی تھی کریو را بیر کی جوڑے چیز سے بڑھکر ہیا ہوں قریب سے قریب ہی بری ہیں 11 جوڑے ضرور لے جاتا۔ دو این پالکی ہیں اور دورا ہا تھی یا موثر میں دولہن کو لیکر رخصت کرتا کھونے پر سے یا دریا۔ کی سواری کے بجائے بنانے کا ہمارے گھر میں کوئی دستور نہیں تھا ہمارے یہاں کی شادیاں ایک بڑی دعوت کا تاثر دیتی تھی نمائش کا ہی۔ آج سائنس کے طفیل زندگی کی تمام آسائش نصیب ہیں اب کی ترقی نے زندہ رہنے کے مواقع فراہم کیے اب کسی ماں کی گورو کوئی نہیں ہوتی کوئی بچہ ان کی افرش سے محروم نیب پر تا آبادی کا یہ عالم ہے کہ ہر طرف انسانوں کا جنگل پھیلا ہوا ہے پھر بھی ایک کی ہے تو ہے کیو کہ انسانیت نا ہی ہے۔ حیرت وحمیت کا تو ان ہے نہر جب اور عیب مریں گئے ہیں پیسے کی محبت نے انسانیت کی داعیان ازادی ہیں۔ بھوسہ والدین اپنے لڑکوں؟ یہ لا کرتے ہیں لڑکی والے اخباروں میں اشتہار دیتے ہیں۔ رابہرن زہرنے ہوتے ہیں عرض عجیب حالات سے یہ دنیا گذارہی ہے ہمارے زمانے میں کوئی قتل کا واقعہ پر جانا زندوں اسکا چرچا رہتا قرب قیامت کی بین دنیاں کی باتیں آج خالی ہر گھتے ہیں وہ بارتل جاتے ہیں یہ کسی کا دل کرتا ہے کہ خون کے انسو روتا ہے واقعہ یوں گزر جاتا ہے جیسے کوئی بات ہی نہ بری ہے۔ ایسے میں جی چاہتا ہے جاگ۔ کرانی برای دنیا کی جانیں جہاں انسان نے ہے جہاں عزت انسان کی کی جاتی تھی۔ اس زمانے میں ہے ماشکیل کا مارا آج اس کے نام میں گئے میں آج سب سے امت کو ہے چار روکنے بیرت دیتے اور داری اور بند کر دار باعث توت کھانا نا؟؟؟ اردو ہی سب؟؟؟ کہتا

اتنا کچھ لکھنے کے بعد بھی اب معلوم ہوتا ہے یہ ہی ابتدا ہی کی ہے۔ اب کچھ کہنے کہ بانی ہے لیکن اب زندگی میں اپنی فرصت کے ہے کہ آئی اور اپنے دلوں کی باتیں سننے کہ وقت نکال سکے۔ آج برس کی ان پر بنانے کا ہوتا ہے۔ اسے کردار کے ہاتھوں کو رہاتا ہے گھر سے گردن ہیں۔ ک سے ہے کہ ہے مگر کی یہ ہی تو جا کہ اس دوس لگتا ہے دیکھنے کو ریاست نے ایک مری ہیں۔ مل ہیں۔ شاید ایسا ہی بی! ہر حال مکے کی کہ ان ملکیاں اس نے کتاب لکھا۔ اسے کتاب آرام یہ ان سکتے مگر ہم اپنے السلام

کرنے والے ہر بار اس نے بیاں تیارک ان کے ہمارا ہی کیا خوب زورنا دیگر صبر اور ادی بر عورتوں کے ساتھ کہتے ہیں ہم سے راہ
خود ہے زمانہ سے ہمیں " اسکو؟؟؟ کام کی چیز ہے۔

ZRT/LIGH /49

Vijaynagar Colony

Hyderabad

(Near St Joseph School) 500045]